وولفووٹز اپنے جنوبی ایشیا کے دورے کے پہلے مرحلے میں اسلام آباد پہنچے

پول وولفووٹز کا اسلام آباد ایئرپورٹ پر سلمان شاہ، وزیر اعظم کے مشیر برائے مالی امور نے استقبال کیا۔ فوٹو گرافر: ڈیوڈ اسپائرو

اسلام آباد، ۱۴ اگست ۲۰۰۵ء۔۔۔ عالمی ترقیاتی ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے جنوبی ایشیا کے اپنے پہلے دورے کے آغاز کے موقع پر عالمی ترقیاتی بینک کے صدر پال وولفووٹز آج پاکستان کے دارالحکومت، اسلام آباد پہنچے۔

جنوبی ایشیا معاشی لحاظ سے عالمی نقشے پر ایک بڑھتا ہوا وجود ہے، مگر اب بھی دنیا بھر کے غرباء کا ایک چوتھائی حصہ یہاں رہتا ہے۔ گو کہ اس نے کچھ شعبوں میں بڑی تیز رفتار ترقی کی ہے، مگر اس کو درپیش ترقیاتی چیلنج اب بھی نمایاں ہیں۔ لگتا ہے کہ وولفووٹز کے دورہ میں ان کی توجہ تعلیم، خواتین کے مسائل اور دیہی انفراسٹرکچر پر مرکوز رہے گی۔

آنے والے ہفتے کے دوران وولفووٹز پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش میں، ان تینوں ممالک کے سربراہانِ مملکت، سینئر وزراء اور افسران، کاروباری نمائندوں، خواتین اور نوجوانوں کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے تا کہ براہِ راست یہ معلوم کر سکیں کہ بنک ان ممالک کو ان کے ترقیاتی اہداف حاصل کرنے میں کس طرح بہتر مدد کر سکتا ہے۔ آج، دن کے بقیہ حصے میں ان کی پہلی ملاقات سول سوسائٹی کے رہنماؤں کے ساتھ ہوگی۔

عالمی بینک کے صدر کچھ دیہی علاقوں کا بھی دورہ کریں گے تا کہ مقامی آبادیوں، خصوصاً خواتین کی تنظیموں سے براہِ راست رابطہ کر سکیں اور یہ جان سکیں کہ انہوں نے غربت سے کس طرح چھٹکارہ پایا جب ان کو ان کی زندگی پر اثر انداز ہونے والے فیصلوں میں شمولیت کا موقع دیا گیا۔

اسلام آباد ایئرپورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے وولفووٹز نے کہا: ''پاکستان نے تقریباً پانچ سال پہلے خود کو معاشی اصلاحات کی راہ پر ڈالا تھا اور آپ نے اس رفتار کو سچے نظم و ضبط اور حقیقی نتائج کے ساتھ بدستور جاری رکھا ہے۔ میں مزید جاننے کے لئے بے چین ہوں اور براہِ راست یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان اصلاحات نے کیسے پاکستان کے لوگوں، خصوصاً آپ کے غریب ترین لوگوں اور سب سے بڑھ کر پاکستان کی خواتین اور بچوں کی زندگی میں ایک فرق پیدا کرنا شروع کر دیا ہے۔''

''مجھے خاص طور پر تعلیم کے شعبے میں حاصل ہونے والے نتائج کے بارے میں بتایا گیا ہے، اور اس نئی امید کے بارے میں کہ لڑکیاں اب پہلے سے زیادہ تعداد میں اسکول جا رہی ہیں۔''

وولفووٹز نے کہا کہ ان ابتدائی کامیابیوں کے باوجود ابھی بہت بڑے چیلنج سامنے ہیں۔
''میں یہاں یہ دیکھنے آیا ہوں کہ آیا عالمی بینک آپ کو اپنا بہترین تعاون فراہم کر رہا ہے، اور یہ دیکھنے کہ ہم اس سے بڑھ کر کیا کر سکتے ہیں۔''

پاکستان کے اصلاحی پروگرام نے ۱۴۰ ملین سے زیادہ لوگوں کو ایک تباہ ہوتی ہوئی میکرو اکنامک حالت سے ایک تیزی سے بہتر ہوتی ہوئی حالت کی طرف پلٹتے ہوئے دیکھا ہے۔ ۲۰۰۴/۰۵ء کے دوران ملک کی شرح نمو آٹھ فیصد رہی۔ سرکاری قرضہ جو ۲۰۰۰/۲۰۰۱ء کے دوران شرح نمو کا تقریباً ۹۰ فیصد تھا، کم ہو کر تقریباً ۶۰ فیصد رہ گیا۔

پاکستان کا شمار عالمی بینک سے کثیر قرضہ لینے والے ممالک میں پانچواں ہے۔ پاکستان کے اصلاحات کے ایجنڈا میں مدد دینے کیلئے بینک کی بنیادی توجہ بہتر مسابقت اور نظم و نسق کے ذریعے غرباء خصوصاً خواتین، کی سماجی خدمات اور بہتر زندگی تک رسائی کو یقینی بنا کر ایک مستحکم پیداوار کو فروغ دینے پر مرکوز رہی ہے۔

اپنے دورۂ پاکستان کے دوران، توقع ہے کہ وولفووٹز کو بینک کے ان کاموں کے بارے میں بتایا جائے گا جو تعلیمی اصلاحات میں مدد دینے کے لئے کئے گئے ہیں۔ یہ اصلاحات اب تک ملک کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبے، پنجاب میں سب سے زیادہ کامیاب رہی ہیں۔

اس وقت پاکستان میں، ۲۰ ملین بچوں میں سے تقریباً نصف، جو ۵ سال سے ۹ سال کے درمیان کی عمروں کے ہیں، اسکول جاتے ہیں۔ ناخواندگی بہت زیادہ ہے۔ بالغ آبادی میں سے نصف ان پڑھ ہیں۔ مجموعی طور پر، دوتہائی پاکستانی خواتین ناخواندہ ہیں۔

پنجاب میں، عالمی بینک کے قرضوں کے ایک سلسلے نے جس کی کُل مالیت ۳۰۰ ملین امریکی ڈالر کے لگ بھگ ہے، صوبے کے تعلیمی شعبے کے پروگرام میں امداد فراہم کی ہے، مفت درسی کتب فراہم کی ہیں، لڑکیوں کے لئے وظیفے اور اسکول کی تعمیرِ نو کیلیے مالی امداد دی ہے۔

عالمی بینک گروپ کے صدر، اسلام آباد میں پاکستان کی سول سوسائٹی کے ممبران سے ملاقات سے قبل، Cooperation for Rehabilitation and Education کی مس سیما عزیز سے ہاتھ ملا رہے ہیں۔ فوٹوگرافر: قیوم میر۔

اس پروگرام کے آغاز کے پہلے سال کے اندر ہی واضح نتائج سامنے آئے ہیں:

☆ سرکاری اسکولوں میں پرائمری اسکولوں کے داخلوں کی شرح میں ۱۳ فیصد اضافہ ہوا ہے؛

☆ کم خواندگی والے اضلاع میں جہاں وظیفے دیے گئے چھٹی سے آٹھویں کلاسوں میں لڑکیوں کے داخلوں میں ۲۳ فیصد اضافہ ہوا؛

مجموعی طور پر اس پروگرام کے آغاز سے لے کر اب تک پنجاب کے اسکولوں میں دس لاکھ مزید بچوں کے داخلوں میں اضافہ ہوا ہے۔ حال ہی میں ہونے والے ایک گھریلو سروے کے مطابق پرائمری اسکولوں کے مجموعی داخلوں کی شرح جو ۲۰۰۱ء میں ۴۵ فیصد تھی، ۲۰۰۵ء/ ۲۰۰۴ء میں بڑھ کر ۵۸ فیصد ہوگئی ہے۔

پاکستان کو فراہم کئے جانے والی بینک کی امداد کا ایک اہم مقصد، اپنے غربت مٹانے کے فنڈ کے منصوبہ کے ذریعے پاکستان کے دیہی اور شہری غرباء کے درمیان غربت کے چکر کو توڑ دینے کے پاکستان کے مصمم ارادہ کی حمایت ہے۔ حکومتِ پاکستان کا ۱۹۹۷ء میں وضع کیا گیا اور بینک کی طرف سے ۳۳۰ ملین امریکی ڈالر کی کُل مالیت کے دو قرضوں کی مالی امداد سے، یہ منصوبہ چھوٹی مالیت کے قرضوں اور مقامی آبادی کی مدد سے چلنے والے چھوٹے پیمانے کے انفراسٹرکچر والے منصوبوں کے ذریعے ۴۰ ہزار مقامی آبادیوں تک پہنچا ہے۔

یہ منصوبہ جو کہ اب اپنے دوسرے مرحلے میں ہے، پہلے ہی کروڑوں غریبوں کی مدد کرنے میں کامیاب رہا ہے:

☆ چھ لاکھ سے زائد چھوٹی مالیت کے قرضے فراہم کیے گئے (جن میں سے تقریباً نصف خواتین کو دیئے گئے)۔ ۲۰۰۵ کے مالیاتی سال کے پہلے حصے میں، قرض لینے والوں کا ۵۴ فیصد حصہ خواتین پر مشتمل تھا۔

☆ ۸۰۰۰ سے زائد کمیونٹی انفراسٹرکچر کے منصوبے جن میں سے ۵۵۰۰ مکمل کئے گئے جو پانی کی فراہمی، نکاسیِ آب، آب پاشی کی نہروں اور دیہی سڑکوں جیسے شعبوں کا احاطہ کرتے ہیں۔ مکمل ہونے والے تمام منصوبوں کی دیکھ بھال کو مقامی آبادیوں نے مؤثر طریقے سے برقرار رکھا ہے؛

☆ ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو تربیت دی گئی (۹۰ ہزار سے زائد مقامی آبادی کے افراد تھے جن میں سے خواتین کا تناسب ۴۰ فیصد تھا)۔

گیلپ کے ایک پاکستانی مطالعے کے مطابق جن خاندانوں نے چھوٹی مالیت کے قرضے لئے تھے انہیں واضح منافع حاصل ہوا۔ اوسطاً، چھوٹی مالیت کے قرضوں سے نہ صرف ان خاندانوں کی آمدنی بہتر ہوئی بلکہ ذاتی اور کاروباری اثاثے، رہائش کی سہولیات اور بہتر سماجی مقام بھی حاصل ہوا، خاص طور پر خواتین کے معاملے میں۔